REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

الفضل ربوہ

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۱ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۱ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۱۹ اگست بوقت دس بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے

تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں

"چاہیئے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیتِ دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ تاکہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۳)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۹ اگست بوقت دس بجے شب بذریعہ فون

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ البتہ کمزوری بہت محسوس فرماتے ہیں۔

بہت سے احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ آپ کی طبیعت دریافت کی ہے شاہ صاحب محترم ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں — احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

نخلہ میں یوم استقلال کی تقریب

مورخہ ۱۴ اگست کو یوم استقلال کی تقریب نخلہ میں بھی منائی گئی۔ عصر کی نماز کے بعد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے پاکستان کی سلامتی اور ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے دعا شروع کرنے سے قبل آپ نے اس تقریب کی اہمیت اور دعا کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ جابہ اور نخلہ کے احباب اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات کو مسجد اور دفتر کی عمارت پر روشنی کی گئی۔ نیز ارد گرد کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر آگ روشن کر کے خوشی کا اظہار کیا گیا۔

درخواست دعا

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے

منظور احمد صاحب درویش مبلغ سلسلہ احمدیہ لکھنؤ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ صالح زندگی عطا کرے اور اسے اپنے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے

حکومت کی توجہ کیلئے

نوائے وقت ۱۷/۸/۶۲ کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض شر پسند لوگوں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کی احمدیہ مسجد کی تعمیر میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد احمدیہ سرگودھا والے معاملے سے جرأت پا کر اب دوسرے شہروں میں بھی یہ فتنہ شروع ہے ہم حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بے انصافی کا سدباب کرے

پاکستان میں ہر فرقے کے مسلمانوں کی بے شمار مسجدیں ہیں۔ حنفیوں کی مسجدیں ہیں۔ سنیوں کی مسجدیں ہیں۔ شیعوں کی مسجدیں ہیں۔ اہل حدیث کی مسجدیں ہیں۔ اسی طرح غیر مسلموں کی عبادت گاہیں ہیں۔ عیسائیوں کے گرجے ہیں۔ بلکہ پاکستان کی حکومت نے تو ہندوؤں اور سکھوں کے چلے جانے کے بعد ان کے مندروں اور گوردواروں کی حفاظت کا بھی ذمہ لے رکھا ہے۔ لیکن اگر کسی خادم اسلام اور دنیا بھر میں تبلیغ کرنے والی جماعت کو مسجد کی اجازت نہیں دی جاتی اور اس پر واویلا کیا جاتا ہے تو وہ صرف احمدیہ جماعت ہے۔

ہمیں پہلے ہی خطرہ محسوس ہوتا تھا کہ سرگودھا میں جو ظالمانہ بدعت شروع کی گئی ہے وہ کہیں ملک میں متعدی نہ ثابت ہو۔ اور دوسرے شہروں میں بھی یہی ناگوار سلسلہ شروع نہ ہو جائے۔ سو یہی ہوا کہ سرگودھا کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں بھی یہ فتنہ شروع ہو گیا ہے۔ اور اگر حکومت نے مضبوطی کے ساتھ اس فتنے کو نہ روکا تو نہ معلوم کہاں کہاں اس کے شاخسانے پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ اور یہ امر پاکستان کی نیک نامی پر حرف لانے کا موجب ہو۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اگست ۶۲ء

سلسلہ مجددین کی اہمیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب ایک بات اور قابل غور ہے کہ ایک بارش تخم ریزی کے لئے ہوتی ہے اور پھر ایک بارش اس تخم کے نشوونما اور سر سبزی کے لئے ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نبوت کی بارش تخم ریزی کے لئے ہوتی ہے۔ اور محدثین اور مجددین کی بارش جو انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون کے ضمن میں داخل ہیں۔ اس تخم کے بارور کرنے اور نشوونما دینے کے لئے۔ میں نے بارہا اس امر کا ذکر کیا ہے کہ نبوت الوہیت کے لئے بطور میخ کے ہوتی ہے۔ جو شخص نبوت کا انکار کرتا ہے رفتہ رفتہ وہ الوہیت کے انکار تک پہنچ جاتا ہے اور نبوت کے لئے ولایت بطور میخ کے ہوتی ہے۔ ولی کے انکار سے رفتہ رفتہ سلب ایمان ہو جاتا ہے۔

اس وقت دیکھو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو برس سے زائد عرصہ گذر گیا۔ اگر خدا تعالیٰ اس وقت تک بالکل خاموش رہتا اور اپنی تجلی نہ فرماتا تو اسلام ایک قصہ اور کہانی سے بڑھ کر کوئی وقعت نہ رکھتا اور اس کو دوسرے مذاہب پر کوئی خصوصیت اور فضیلت نہ ہوتی جیسے ہندو اپنے بزرگوں سے منسوب خوارق کو پرانوں اور شاستروں میں لکھا ہوا بیان کرتے ہیں اور دکھا کچھ نہیں سکتے۔ اسی طرح پر اسلام کے اعجازی نشانوں کا ذکر مسلمان الہٰی کتابوں ہی میں بتاتے اور دکھا کچھ نہ سکتے تو دوسرے مذاہب پر اس کو کیا فضیلت رہتی اور انسان کی فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ اگر اسے دوسرے پر کوئی فضیلت نظر نہ آئے تو اس سے بے رغبتی اور بے دلی ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح پر گویا اسلام سے ایک قسم کا ضعفِ ایمان پیدا ہوتا ہے کیونکہ بدوں فضیلت کے ایمان قوی رہ سکتا ہی نہیں۔ اس لئے نبوت کی زراعت کے واسطے ولایت ایک باڑ لگا دی گئی ہے۔ پس غور کرکے دیکھو کہ قسم پر اعتراض کرنے والوں کا جواب کیسا صاف اور لطیف ہے!!"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۲۸)

ہم اس عبارت سے سمجھ سکتے ہیں کہ سلسلہ ولایت جس کو دوسرے الفاظ میں سلسلہ مجددین بھی کہا جا سکتا ہے اسلام کو لوگوں کے دلوں میں تازہ بتازہ رکھنے کے لئے کتنا ضروری ہے ہم یہاں سلوک اور تصوف کی بات نہیں کر رہے یہ اصلاحات بعد کی پیداوار ہیں اور صوفیانہ تعلق باللہ کو واضح کرنے اور سمجھانے کے لئے وضع کی ہیں۔ اصل بات جو اسلامی ہے وہ یہی ہے جس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کی عبارت میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون کا وعدہ کرکے یہ بتایا ہے کہ دین کو تازہ بتازہ رکھنا اور ہر زمانے کے لوگوں کے لئے اس کو اس زمانے کے حالات کے مطابق پیش کرنا اور اس کی وضاحت اس زمانے کے ماحول میں کرنا یہ عام دانشوروں کا یا خود ساختہ مصلحین کا کام نہیں ہے بلکہ یہ کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ اپنا کلام انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بھیج کر تخم ریزی کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی اس کی نشوونما کی حفاظت آپ ہی کرتا ہے کیونکہ دانشور ان باریک در باریک قوتوں پر حاوی نہیں ہو سکتے جو صداقت کو اس کے ماحول کے مطابق نشوونما دینے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

جس طرح ایک دہقان سائنسی ترقی کی ایجادات کھاد وغیرہ اور دیگر ذرائع کے استعمال سے کھیت کی پیداوار میں اضافہ کرتا ہے اور اس کی کیفیت کو بھی بڑھا سکتا ہے اسی طرح غیب یعنی روحانی فصل کا بھی حال ہے اور چونکہ روحانی معاملات کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جان سکتا ہے اس لئے اس کی آبیاری اور پرورش کے سامان بھی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے جس کو اس نے سلسلہ مجددین کے وعدہ سے پورا کرنے کا انتظام کیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات قیامت تک کے لئے ہیں اور ان تعلیمات کی صداقت کو ہر زمانے میں پرکھنا لازمی ہے اس لئے جیسا کہ قرآن کریم کی آیہ متذکرہ بالا سے واضح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ آپ لیا ہے تاکہ قرآن کریم کی تعلیمات کی ضرورت پر زمانہ کے متعلق اور ہر زمانے میں اس پر اعتراضات کے جوابات کے لئے روشنی دی جائے اور یہ کام محض ایک دانشور قطعاً سر انجام نہیں دے سکتا۔

اس وقت مسلمانوں میں بھی یورپ کی دیکھا دیکھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل کرکے نشان راہ قائم کر دئے ہیں اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کی ضرورت نہیں۔ ہم صرف عقلیت کے ذریعہ ہر زمانے کے مطابق قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں بے شک یہ تو درست ہے کہ قرآن کریم میں ہر زمانے کے مطابق رہنمائی موجود ہے لیکن ہر کس و ناکس اس سے رہنمائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کا بہت صاف ثبوت یہ ہے کہ مختلف خیال کے لوگوں نے قرآن کریم کی ایک ہی آیہ کریمہ سے مختلف بلکہ متضاد معنی نکالنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً سنی اہل علم حضرات ایک آیت سے جو معنی لیتے ہیں شیعہ حضرات اس سے بالکل مختلف معنی نکالتے ہیں۔ یہ تو درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے کئی بطن ہوتے ہیں مگر وہ بطن ایک دوسرے سے مختلف یا متضاد نہیں ہوتے بلکہ ان بطنوں میں بھی ایک بتدریجی رشتہ ہوتا ہے۔ انما انا بشر مثلکم کے بعض لوگ یہ معنی لیتے ہیں کہ اصل میں یہ انّ ما انا بشر مثلکم ہے یعنی تحقیق میں تمہاری طرح کا بشر نہیں ہوں! اگرچہ اس کے حقیقی معنی یہی ہیں کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہی ہوں مگر دوسرے معنی کرنے والے ضد کے ساتھ اپنے معنی پر قائم ہیں۔

اب یہ دونوں معنی ایک دوسرے کی ضد ہیں کیا کلام اللہ میں ایسا اختلاف ہو سکتا ہے کہ ایک ہی آیہ کے دو متضاد معنی ہوں۔ ہرگز نہیں۔ دراصل یہ نتیجہ ہے آزاد خیالی کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ مجددین قائم کیا ہے اس سے انحراف کا اگر مسلمان قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیہ "حفاظت قرآن" کو مضبوط پکڑ لیتے تو یہ فرقہ بندیوں کا مینار بابل ہرگز کھڑا نہ ہوتا اور ہر کوئی اپنی اپنی بولی نہ بولتا۔

دنیوی باتوں میں مشورہ اور اختلاف رائے ایک الگ چیز ہے۔ کسی معاملہ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ہر پہلو کو پیش نظر لایا جائے لیکن ہر کسی کو یہ اجازت نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے اپنے خیال کے مطابق عمل کرے ضروری ہے کہ قوم میں ایک امام موجود ہو جس کی رائے آخری قرار دی جائے اور یہی سلسلہ امامت ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مجددین کی صورت میں قائم فرمایا ہے۔ مگر دانشوروں اور جذبات میں بہہ جانے والے لوگوں نے اپنی اپنی عقل کے مطابق سینکڑوں اور ہزاروں فرقے بنا کر رکھ دئے ہیں جن کی وجہ سے قوم مسلم کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں ہدایت فرما دی ہے کہ

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم

اس سے صاف واضح ہے کہ اولی الامر کی اطاعت بھی جن میں مجددین اور ان کے خلفائے حق شامل ہیں لازمی ہے۔ اتحاد کے لئے یہ حبل المتین ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کی ہے مگر داناؤں اور عقلمندوں نے نہ صرف خود اس حبل المتین کو چھوڑا بلکہ عوام کو بھی گمراہ کیا۔ آج کل تو یہ مرض یہاں تک پھیل گیا ہے کہ "وحی" کو بھی انسان کے زمانہ طفولیت کی پیداوار سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم نے خود ہی اپنی ضرورت کو نعوذ باللہ ختم کر دیا ہے۔ اب انسان عقلی لحاظ سے جوان ہو چکا ہے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں حالانکہ یورپ میں سائنسدانوں نے ان طبعیاتی مفروضات کو بھی غلط ثابت کر دیا ہے جن کی بنا پر ازمنہ وسطیٰ میں یورپ نے عقل کو راہبر تسلیم کر لیا تھا۔ آج کل کے ماہرین طبعیات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کائنات کے بہت سے ایسے حقائق ہیں جو انسانی عقلی استدلال سے بالا ہیں جن کا انسانی زندگی پر اثر پڑتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت ذکر کا جو

وہ کون ہے کہ جسے موڑنے کی ہمت ہے؟

وہ حق کو چھوڑ دیں گر چھوڑنے کی ہمت ہے
خدا ہی سے توڑ لیں گر توڑنے کی ہمت ہے
زمانہ خوابِ گراں میں پڑا ہوا ہے تو کیا
ہمارے بازو میں جھنجھوڑنے کی ہمت ہے
یہ جام ہے یہ صراحی یہ 'شیخ' پیمانہ
اٹھا کے پھوڑ دے گر پھوڑنے کی ہمت ہے
شکستہ تار سے نکلے ترانۂ دلکش
ازل کے ساز سے گر جوڑنے کی ہمت ہے
بڑھے ہی جائے گا تنویرِ کاروانِ خلوص
وہ کون ہے کہ جسے موڑنے کی ہمت ہے؟

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اشاعتِ اسلام

۹۶ ○ افراد کا قبولِ اسلام ۔ تبلیغی اور تربیتی جلسوں کا انعقاد
○ اہم شخصیتوں سے ملاقات ○ ریڈیو پر خطبات
○ لٹریچر کی وسیع اشاعت

بشارت احمد صاحب بشیر امیر و مبلغ انچارج سیرالیون ۔ توسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ (مئی تا جولائی ۱۹۶۲ء) میں خدا تعالےٰ کے فضل سے سیرالیون میں اشاعت اسلام کا کام برابر جاری رہا۔ جماعتوں میں درس و تدریس کا کام ہوتا رہا۔ ریڈیو پر "اسلامی عبادت" کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ۹۶ افراد نے حق قبول کیا۔ تبلیغی ضروریات کے پیش نظر اور کام کو بااحسن طریق پر چلانے کے لئے سیرالیون کے علیحدہ علیحدہ حلقے مقرر ہیں۔ ہر حلقہ کا ایک پاکستانی مبلغ انچارج ہے۔ اور اس کے ماتحت کچھ مقامی مبلغین اسی حلقہ میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ ہر حلقہ کی رپورٹ علیحدہ طور پر پیش خدمت ہے۔

فری ٹاؤن مشن

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد لکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کا کام حسب دستور جاری رہا۔ مسلم اور غیر مسلم اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور گورنمنٹ کی اہم تقریبات میں شرکت کر کے سلسلہ کا لٹریچر اور پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

متحدہ عرب جمہوریہ اور نائیجیریا کے سفیروں اور سیکرٹریوں سے ملاقاتیں کیں اور ان کی خدمت میں عربی اور انگریزی کتب پیش کیں۔ جن کو انہوں نے بخوشی قبول کیا ان کے سفارت خانوں میں سلسلہ کا لٹریچر اور اخبارات ریویو آف ریلیجنز دی ٹرتھ اور افریقن کریسنٹ رکھوائے۔

نیو انڈین انشورنس کمپنی کے منیجر سے ملاقات کر کے جماعت اور سلسلہ سے متعارف کرایا اور انہیں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ میئر آف فری ٹاؤن سے بھی ملاقات کر کے فری ٹاؤن مشن ہاؤس کی توسیع کے سلسلہ میں گفتگو کی۔

ہائی کمشنر غانا نے یوم جمہوریہ پر ایک تقریب منعقد کی۔ اس میں شامل ہوا اور وہاں پر سفراء وزراء اور معززین شہر سے ملنے اور گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی دوران وزیر تعلیم جو کہ مسلمان ہیں نے غانا ہائی کمشنر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اب تک ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں صرف احمدیہ مشن ہی ہے جو تعلیمی میدان میں ہماری قابل قدر مدد کر رہا ہے"

مصری سفیر نے ایک روز مجھے بلایا۔ اور کہا کہ ہمیں متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے ہمارے کام کو سراہا۔

مسٹر فتح رحمان Alderman A.F. Rahman کے تیسری بار میئر منتخب ہونے پر عیسائیوں نے میئر فرائی ڈے منایا اور اس میں شامل ہوئے۔ خاکسار نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور بتایا کہ اسلامی ماحول کے مطابق آپ کو ایک حاکم کی حیثیت سے کیا کیا فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔ اس عرصہ میں مشن ہاؤس میں ایک امریکن مشن چرچ آف گاڈ اور ایک اور عیسائی مشن کا وفد آیا۔ اور ان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ اور انہیں سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک اور مسلمان دوست مشن میں آئے اور کالج اور سکولز کے طلباء بھی آئے اور سلسلہ کا لٹریچر دیا جاتا رہا۔ سیرالیون میں عام انتخابات پچھلے ماہ ہوئے۔ بعض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے تاریں دیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے آنریبل کانڈے بورے اور آنریبل مصطفےٰ سنوسی کامیاب ہوئے اور اول الذکر کو وزارت مواصلات اور دوسرے کو وزارت تجارت و انڈسٹری ملیں۔ انہیں اور دوسرے لوگوں کو مبارکباد کے پیغامات بھجوائے گئے۔

اس عرصہ میں اخبارات و رسائل تقسیم کئے اور ہائی کمشنر نائیجیریا ۔ غانا ۔ سفیر امریکہ ۔ اور سفیر برطانیہ یونیورسٹی کالج اور لائبریری کو بھجوائے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کی تقریر "اسلام ان افریقہ" خاص طور پر تقسیم اور فروخت کی وزیر تعلیم وزیر مواصلات اور وزیر تجارت اور سیکرٹری وزارت مال پرنسپل ایجوکیشن آفیسر کو مل کر اس کتاب کی کاپیاں دیں مسلمان طبقہ نے اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے چنانچہ ایک مسلمان بھائی مسٹر سکندری نے اس کی ۷۰ کاپیاں خرید کر خود اپنے حلقہ احباب میں تقسیم کیں اور اپنے لڑکوں اور رشتہ داروں کو جو حصول تعلیم کے لئے لنڈن اور امریکہ گئے ہوئے ہیں بھجوائیں۔ وزیر مواصلات آنریبل کانڈے بورے نے تین پونڈ اس غرض کے لئے دیئے کہ اس کتاب کو خرید کر ان کی طرف سے مفت تقسیم کریں یہ کتاب ختم ہے اور مسلمانوں کی طرف سے اس کی مانگ برابر جاری ہے

LEICISTER لسٹر جو فری ٹاؤن کے قریب ہی ایک بالکل نئی جماعت ہے وہاں گیا اور مسجد کے لئے زمین حاصل کر کے کاغذات تیار کئے اس علاقہ میں عیسائیوں کا زور ہے ہمارے نئے احمدی دوست جس نے

> "مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے تعلیمی میدان میں سیرالیون کے مسلمانوں کی قابل قدر مدد کی ہے۔
> (سیرالیون کے وزیر تعلیم)"

مسجد کے لئے زمین دی ہے کے خلاف ایک ہمسایہ عیسائی دوست نے مقدمہ کر رکھا ہے کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں اس عرصہ میں ایک مقامی روزنامہ میں حج کی فلاسفی پر مضمون شائع ہوا اس عرصہ میں مکرم مولوی بشیر صاحب بمع مرزا ناصر احمد صاحب تشریف لائے ان کی آمد پر فری ٹاؤن کی جماعت نے ایک استقبالیہ دعوت دی جس میں علاوہ جماعت کے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوتے۔

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کی خدمت میں الوداعی پارٹی دی گئی جس میں خاصی تعداد غیر از جماعت احباب کی شامل ہوئی اور مسٹر محمد بونگے ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کر کے آپ کی تعلیمی خدمات کو سراہا بعض غیر از جماعت نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس عرصہ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے مسلمانوں کے ایک قبیلہ منڈینگو کے جلسہ میں اسلام اور سیاست پر تقریر کی اس جلسہ میں مسٹر بنجان سی سپیکر آف دی پارلیمنٹ، سفیر متحدہ عرب جمہوریہ اور دوسرے وزراء شامل تھے اس قبیلہ کے امام ہمارے مشن میں آئے اور انھوں نے کہا:۔

"جو اسلام احمدی لٹریچر میں ہے وہ ہم مصری کتابوں سے نہیں سیکھ سکتے اب تک ہم سمجھتے رہے ہیں کہ اسلام عربوں سے سیکھیں گے مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ اب اس میدان کے آدمی نہیں رہے اس میدان میں ماہر اور کامیاب احمدی ہی ہیں"

اس عرصہ میں مسجد فری ٹاؤن میں نماز کے بعد درس قرآن پاک و حدیث دیتا رہا ہوں

کینما مشن

مکرم مولوی غلام احمد نسیم صاحب لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مشن کے کام عمدگی سے جاری رہے ہیں ۲۰ جماعتوں کا دورہ کیا تین پبلک لیکچر دیئے سینکڑوں میل کا تبلیغی سفر کیا اسلامی کتب کثرت سے فروخت کیں۔ مفت لٹریچر تقسیم کیا کینما مشن ہاؤس کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کی گئی۔ کینما سے ہانگوما گیا اور وہاں پیرا ماؤنٹ چیف

> "اگر احمدیت اس ملک میں نہ آتی تو نہ جانے مسلمانوں کی یہاں کیا حالت ہوتی۔ ایک طرف عیسائیت اسلام پر حملہ آور تھی۔ اور دوسری طرف بعض مسلمان اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ لوگ اسلام سے متنفر ہوتے جا رہے تھے ایسی حالت میں صرف جماعت احمدیہ ہی تھی جس نے اسلام اور اس کی تعلیمات کو صحیح شکل میں یہاں پیش کیا۔ (ایک صوبائی وزیر)

سے ملاقات کرکے وہاں کی جماعت کے لئے مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے کہا چنانچہ چیف نے رضامندی ظاہر کی اور مالی امداد دینے کا بھی وعدہ کیا کینیما کے مشن ہاؤس کے بنانے کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر سے ملا۔ صوبائی وزیر سے بھی ملا اور اسے لٹریچر دیا۔ وزیر محترم نے کھلے طور پر اعتراف کیا کہ

"اگر احمدیت اس ملک میں بروقت نہ آتی تو نہ جانے مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی کیونکہ ایک طرف تو عیسائی اسلام پر پوری طرح مسلح ہو کر حملہ آور تھے اور دوسری طرف مسلمان لیڈروں نے اسلامی تعلیمات کو اس طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا کہ بجائے کشش کے ایک طبقہ اس سے متنفر ہو رہا تھا مگر احمدیہ جماعت نے آکر اسلامی تعلیمات کو ان کی صحیح شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔"

لوکل مبلغین نے سینکڑوں میل کا دورہ کیا اور جماعت کی تربیت کی۔ ایک پبلک لیکچر دیا جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

جماعت بالاہون ایک مخلص اور پرانی جماعت ہے۔ وہاں کے ایک مخلص احمدی کی وفات پر وہاں گیا۔ تعزیت کرنے والے لوگوں کو غیر اسلامی رسومات کو ترک کرنے کی تلقین کی۔

کینیما کا دورہ

مکرم بشارت صاحب بمع مکرم سمیع اللہ صاحب سیال اور ملک غلام نبی صاحب تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ لوکل رؤساء شامی تاجروں اور لوکل چیفوں سے ملا۔ کینیما مشن کے لئے زمین کے حصول کے لئے متعدد احباب سے ملاقاتیں کیں۔ اور تبلیغی گفتگو کی جس کا نہایت اچھا اثر ہوا اور تمام چیفوں اور لوکل رؤساء نے پوری طرح امداد کا یقین دلایا۔

۱۳ افراد اس عرصہ میں بیعت کرکے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے۔

کتاب "اسلام ان افریقہ" اس قدر مقبول ہوئی کہ تمام کی تمام چند روز میں ختم ہو گئی۔ ایک احمدی دوست نے ایک درجن کاپیاں خرید کر اپنے احباب میں تقسیم کیں۔

بواجے بو مشن

اس کے انچارج مکرم حافظ بشیر الدین صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں۔ باجے بو آنے سے قبل میں احمد صاحب کے ساتھ بیلے۔ مکالی مسنگی۔ گبدکا - کبالہ اور موسایا اور مرکو گیا اور چیفوں اور سرکاری افسروں سے ملا۔ بادوبہ۔ خالد۔ باماں اور بلدمہ کی جاعتوں کا دورہ کیا۔ تربیتی جلسے کئے نماز وں اور چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی۔

ان علاقوں کے چیفوں کو ملا اور سلسلہ کا لٹریچر دیا باماں اور باوڈیں پبلک جلسے کئے جو نہایت کامیاب رہے اور اس عرصہ میں بیسیوں افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ بواجے بو میں صبح و شام درس قرآن و حدیث دیا جا رہا ہے۔ عربی کلاس جاری کی گئی ہے۔ اس عرصہ میں دو افراد بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ

سیفادو مشن:- مکرم ملک غلام نبی صاحب کو اس مشن کے کھولنے کے لئے عارضی طور پر بھجوایا گیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جانو کوڈبول کمبنڈے اور سگیما کی جماعتوں کا دورہ اور لٹریچر فروخت کرتے ہوئے ۲۷ جون کو سیفادو پہنچا یہ جگہ ہیروں کی تجارت کا مرکز ہے یہاں ہر ایک کو کاروبار کی ایسی دھن لگی ہوئی ہے کہ مذہب کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے

اس عرصہ میں سیفادو بیما کی جماعتوں کو دیکھا احباب جماعت کی تربیت کی اور پبلک لیکچر دئے اور چار ہیڈ مونٹ چیفوں سے ملاقات کرکے سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ایک عربی تاجر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھ کر کہا کہ اللہ کی قسم یہ شخص سچا ہے"۔ اس عرصہ میں ایک معقول رقم چندہ جات اکٹھا کرکے مرکز میں بھجوائی

مکبورکا مشن

اس کے انچارج مولوی اقبال احمد صاحب ہیں۔ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

معززین اور رؤسا سے ملاقات کی۔ لوکل مبلغ پا سمیدو پنگورا کے ہمراہ بارہ مقامات کا دورہ کیا۔ ان تمام مقامات پر دو دو تین تین روز قیام کرنے کا موقع ملا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ تین افراد نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سلسلہ کے اشتہارات تقسیم کئے۔ مگبورکا کے چیدہ چیدہ افراد سے ملاقات کی گئی۔ جن میں محکمہ تعلیم کے افسران پوسٹ آفس اور بنک کا عملہ بھی شامل ہے۔ نیز مگبورکا کے متعدد سکولوں میں لیکچر دئے اور سلسلہ کے لٹریچر بالخصوص "اسلام افریقہ میں" پیش کی گئی۔ اس کتاب کا تعلیم یافتہ طبقہ پر کافی اثر ہے۔

اس طرح میں مگبورکا میں عربی سکول کے مصری ٹیچروں سے ملا اور انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا ان میں سے ایک نے کتاب پڑھ کر کہا کہ در حقیقت حضرت مرزا صاحب ایک راستباز آدمی تھے اور آنحضرت سے حقیقی عشق تھا

سنٹرل مشن

مورخہ ۱۰/۶/۶۲ کو خاکسار نے سیرالیون مشن کا چارج لیا اور ۱۱ جون کو بو آیا اور ۱۱ کے بعد بو میں چار روز قیام کرنے کے بعد لبے سے پہلے ۴ میلے - حکال - سنگی گمبودکا سے ہوتے ہوئے کیالہ پہنچا - یہاں چار روز قیام کیا اور مقامی چیفوں دوستوں اور سرکاری افسروں سے ملا اور اس کے بعد مرکو لیا اور موسایا پہنچا - یہاں پر ایک رات قیام کیا اور وہاں کے چیفوں اور احباب جماعت سے خطاب کیا

افریقن کریسنٹ

یہ ہمارا ماہوار اخبار ہے - پریس اپنا ہے مگر ٹائپ اچھے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس کی طباعت اچھی نہیں ہے - جون اور جولائی کا پرچہ اکٹھا شائع کیا گیا - اگست کے پرچہ کی تیاری کی گئی - (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس اور خدام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین و دیگر عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور خدام میں تحریک کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس قومی اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات اور فوائد سے مستفید ہوں۔

یہ امر یاد رکھیں کہ اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ہونی چاہیئے دیہاتی مجالس خاص طور پر اس کا خیال رکھیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز

امسال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے ایام میں مجلس شوریٰ بھی انشاء اللہ منعقد ہوگی۔ مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کیا جا رہا ہے۔ ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ دس ستمبر ۱۹۶۲ء مقرر کی گئی ہے۔ جو مجالس یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں وہ مقامی مجلس عاملہ کی منظوری سے زیادہ سے زیادہ دس ستمبر تک اپنی تجویز معین الفاظ میں دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اساتذہ کی ضرورت

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے جو تاریخ، جغرافیہ یا ریاضی میں ایم اے یا بی اے (سیکنڈ ڈویژن) ہوں

(۱) ایم اے کو ۵۰ پونڈ اور بی اے کو ۴۰ پونڈ ماہوار تنخواہ دی جائے گی

(۲) آمد و رفت کا کرایہ بھی ادا کیا جائے گا

(۳) رہائش کا انتظام مشن کے ذمہ ہوگا

(۴) تین سال تعلیمی عرصہ تک کام کرنا ہوگا اس دوران میں واپس پاکستان آنے کی اجازت نہ ہوگی

ایسے احباب جو وہاں جانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواست امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ وکالت تبشیر میں بھجوا دیں۔

(وکیل التبشیر)

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک کارکن کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ میں ایک کارکن کی ضرورت ہے جو کہ میٹرک پاس ہو۔

گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰ علاوہ گرانی الاؤنس -/۳۰ روپے ماہوار ہوگا۔ درخواستیں قائد مقامی اور پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں

انٹرویو کے لئے سفر خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ تمام امیدوار اپنا اصل اسنادات میٹرک ہمراہ لائیں۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۵/۸/۶۲ ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر

قسط نمبر ۴

استجابت دعا اور ایمان بالتوحید

تمام عقاید کی اصل بنیاد ایمان بالتوحید ہے انسان ناقص العلم ہے جب تک خود خدا اس کی رہنمائی نہ کرے اس کے لئے ہر وقت پنجہ شیطان میں مقید ہونے کا خطرہ موجود ہے انسان کی اندھی عقل آسمانی روشنی کی مدد کے بغیر قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے والی ہے اور اس قابل نہیں کہ دکھ اور سکھ کے موقعہ پر کامیابی کے اسباب کو صحیح طور پر سمجھنے اور دریافت کرنے کا دعویٰ کر سکے۔ خدا کی ہستی اور توحید کے متعلق بھی انسانی عقل انسان کی مکمل رہنمائی نہیں کر سکتی اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی رہنمائی سے خود انسان کی کمی کو پورا کیا ہے اور یہ رہنمائی جس سے خدا کے وجود کو پہچانا جا سکتا ہے قبولیت دعا ہے جس کی مدد سے انسان خدا کی توحید کا اقرار علیٰ وجہ البصیرت کرنے لگتا ہے لیکن افسوس کہ آج اس زمانہ میں جس طرح دیگر احکام اسلام اور ارکان دین کی بجا آوری سے لاپروائی کی گئی اسیطرح دعا جیسی ضروری چیز کو بھی غیر مفید سمجھ کر ترک کر دیا گیا مسلمانوں نے دعا کی افادیت کا انکار کر دیا چنانچہ سرسید احمد خاں اور ان کے ہمنواؤں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ دعا کا مقصد صرف دل کی تسلی ہے چنانچہ آپ اپنی کتاب "الدعاء والاستجابۃ" میں فرماتے ہیں :-

"استجابت دعا کی حقیقت بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ دعا ایک عبادت متصور ہو کر اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے ہاں اگر مقدر میں ایک چیز کا ملنا ہے تو اتفاقاً اس کے لئے دعا بھی کی گئی تو وہ چیز مل جاتی ہے مگر نہ دعا سے بلکہ اس کا ملنا مقدر تھا اور دعا میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب دعا کرتے وقت خدا کی عظمت اور بے انتہا قدرتوں کا خیال اپنے دل میں جما یا جاتا ہے تو وہ خیال حرکت میں آکر ان تمام خیالات پر جن سے اضطرار پیدا ہوا تھا ہے غالب ہو جاتا ہے اور انسان کو صبر و استقلال پیدا ہو جاتا ہے ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہو جانا لازمۂ عبادت ہے اور یہی دعا مستجاب ہے"

(بحوالہ برکات الدعا صفحہ ۱۳۱۰ھ)

گویا دوسرے لفظوں میں سرسید احمد خاں کے نزدیک نہ تو خدا بندہ کی دعا سن سکتا ہے اور نہ اس دعا کے نتیجہ میں کچھ حاصل ہو سکتا ہے دعا محض دل کے خیالات کو محو کرنے کا ایک ذریعہ ہے ہوتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے۔

استجابت دعا کے بارہ میں نیچریوں کا بہت بڑا اعتراض یہ تھا کہ دعا کے بعد کسی واقعہ کے ظہور ہونے سے کس طرح یہ پتہ چل جاتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے انسان کی دعا کو قبول بھی کر لیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام غلط فہمیوں کو دور فرمایا آپ نے بوضاحت فرمایا کہ خدا جس طرح پہلے دعاؤں کو سنتا تھا اب بھی سنتا ہے اور آپ نے سرسید احمد خاں کے رسالہ کے ابطال میں "برکات الدعا" نامی کتاب شائع فرمائی۔ اس رسالہ میں آپ نے بوضاحت سید صاحب کے خیالات کا رد کیا۔ اور آپ نے فرمایا

"اگر سید صاحب کی نظر میں واقعات موجودہ کے بیان کرنے سے آئندہ کے لئے اور ہمیشہ کے لئے کوئی وعدہ لازم آتا ہے تو ان سے ڈرنا چاہیئے میرے نزدیک بہتر ہے کہ سید صاحب اپنے آخری دن کو یاد کر کے چند ماہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں چونکہ میں مامور ہوں اور مبشر ہوں اس لئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ سید صاحب کے لئے توجہ کروں گا اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کوئی ایسا نشان دکھلائے گا کہ سید صاحب کے مجوزہ قانون قدرت کو ایک دم میں خاک میں ملا دے"

(برکات الدعا صفحہ ۲۵، ۲۶)

پھر آپ اخبار الحکم ۱۴ اگست ۱۸۹۸ء میں دعا کی تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہر آں کارے کہ گردد از دعائے محو جانانے
نہ شمشیر کند آں کار نے بادے نہ بادانے
عجب دارد اثر دستے کہ دستے عاشقش باشد
بگرداند جہانے راز بہر کار گریانے
اگر جنبد لب مردے زبہر آنکہ سرگرداں
خدا ز آسماں پیدا کنند بر نوع سامانے
مگر باید کہ باشد طالب او صابر و صادق
نہ بیند روز نومیدی وفادار از دل و جانے"

(اخبار الحکم اگست ۱۸۹۸ء)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے

پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے اور اس کی آواز کو سنتا ہے اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدے سے سفلی زندگی کا گندہ چولہ اپنے وجود سے پرے پھینک دیتا ہے اور ایک نور کا پیرہن پہن لیتا ہے اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے اس زمانہ میں بھی جو کہ مجموعہ معاصی ہے اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دے دیا ہے" (تقریر جلسہ سالانہ)

اسی طرح آپ نے نیچریوں کے شبہ کا ازالہ فرمایا آپ نے فرمایا :-

"استجابت دعا پر یقین اور خدا کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ ایسے انسان میں ایک فوق الفطرت طاقت رکھ دیتا ہے اور رویا و کشوف اور الہامات کے ذریعہ اس کا ایمان ترقی کرتا ہے اور سالک اپنے سلوک کی انتہائی منزل کی آواز کو سن لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین تام حاصل کر کے توحید اور معرفت و محبت الٰہی کے عالی مقام پر جا پہنچتا ہے اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے ایسا ہی اس کے کانوں کو مغیبات کے سننے کی قوت دی جاتی ہے شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی زندگی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اس کی پیشانی کو ایک نور بخشا جاتا ہے اور ایسا ہی اس کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے اور اکثر کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا امراض روحانی یا جسمانی کا موجب ٹھہرتا ہے اسی طرح اس کے رہنے والے مکان میں بھی برکت رکھ دی جاتی ہے اور وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے دشمنوں کا خدا خود اس کی طرف سے مقابلہ کرتا ہے"

(دیکھو حقیقۃ الوحی و تذکرۃ الشہادتین۔ علامات المقربین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو تمام مذاہب کے مقابلہ پر غالب ثابت کرنے کے لئے ضرورت الہام کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا جس طرح پہلے بولتا تھا وہ اب بھی اسی طرح کلام کرتا ہے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تازہ بتازہ ثمرات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

آپ کے اس اعلان کی بھی ابتداء میں بہت مخالفت کی گئی اور اس کا مذاق اڑایا گیا مگر بعد میں خود ہی انہوں نے بھی آپ کے علم کلام سے حیرت انگیز طور پر فائدہ اٹھایا اور آنحضرت صلعم کی صداقت اور قرآن پاک کی افضلیت کے اظہار کے لئے انہوں نے بعینہ وہی دلائل پیش کئے جو حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے قلم نے لکھے تھے۔ چنانچہ محمد منظم الدین صاحب صدیقی بی اے ضرورت الہام اور وحی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"دنیا کا کوئی علم و فن اور زندگی کا کوئی شعبہ وحی الہام کی ہدایت سے مستغنی نہیں اگر فطرت کی رہنمائی انسان کی کوششوں کو صحیح رخ پر نہ لگاتی تو علوم و فنون کے کسی شعبہ میں ترقی ناممکن ہو جاتی اسی لحاظ سے ہر علم اور ہر پیشہ الہامی ہے"

(رابطہ اسلام صہ ۶۱)

اسی طرح ڈاکٹر محمد رفیع الدین ایم اے پی ایچ ڈی تحریر فرماتے ہیں

"شائد کوئی کہے کہ انسان کو صحیح اور کامل تصور کا علم نہیں تو نہ سہی جب وہ تصور کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے تو تعلیم نبوت کی کیا ضرورت ہے لیکن یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ تصور سے انسان کا چھٹکارا نہیں وہ کسی نہ کسی تصور کو قبول کرنے کے لئے مجبور ہے کیونکہ یہ اس کی فطرت کی ایسی خواہش ہے جسے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ملتوی نہیں کر سکتا اگر اسے اچھا تصور نہ ملیگا تو وہ برے تصور سے اپنی ضرورت کو پورا کرے گا اور اسی کو ہر لحاظ سے اچھا تصور سمجھے گا ... اسی خواہش کی تکمیل کے لئے انسان اپنی ساری خواہشات پر لات مار دیتا ہے بلکہ زندگی تک کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اگر یہ خواہش ایک لمحہ کے لئے بھی رک جائے جیسا کہ اس کے غلط استعمال کے پتہ چل جانے کے بعد اکثر ہوتا ہے تو انسان جنون ہسٹریا۔ پریشانی اور دوسرے دماغی امراض کا شکار ہو جاتا ہے اگر انسان کی اس اہم ترین خواہش کی تکمیل کا انتظام فطرت خود نہ کرتی تو بہت ستم ہوتا۔ لیکن قدرت نے سلسلہ انبیاء کے ذریعے سے انسان کی اس ضرورت کی تکمیل کا انتظام کیا ہے" (بحوالہ موج کوثر ص ۳۵۸)

(باقی)

درخواست دعا

میرے بچے عبدالعزیز جماعت دہم کا جناح ہسپتال کراچی میں اس ماہ کی ۲۲ تاریخ کو گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ہاجرہ بیگم اہلیہ صوبیدار کرم الدین دارالنصر غربی ربوہ)

ملازم حضرات کے لئے ایک اور نیک نمونہ

ترقی ملنے پر سالم تنخواہ چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں دینے کا وعدہ

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید مکرم میاں بدرالدین صاحب اپنی رپورٹ مورخہ ۷ اگست ۶۲ء میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"محترم شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری خانیوال ضلع ملتان کی تنخواہ ۹۶/ روپے تھی اب ان کی ۴/ روپے ترقی ہوئی ہے انھوں نے وعدہ کیا ہے میں بمعہ ترقی پوری تنخواہ غیر ممالک مساجد میں دینے کا وعدہ کرتا ہوں ۔ . . . انشاء اللہ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دی جائے گی ۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص دوست کی اس ترقی کو آئندہ ہر قسم کی روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انھیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے اور رحمتوں سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

دیگر ملازم حضرات بھی مساجد فنڈ ممالک بیرون میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں (وکیل المال اول تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات :۔

انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی ویسٹ پاکستان یونیورسٹی لاہور

داخلہ فرسٹ ایر چار سالہ ڈگری کورس مکینیکل الیکٹریکل کیمیکل اینڈ مائننگ انجنیرنگ

تحریری ٹیسٹ :۔ ۲ سے ۳ گھنٹے کا ۔ نمبر ۱۰۰ ۔ اس سے حاصل کردہ نمبر بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان سے حاصل کردہ نمبروں میں جمع ہوں گے

مراکز ٹیسٹ :۔ کراچی ۔ لاہور ۔ پشاور و ڈھاکہ

شرائط :۔ انٹرمیڈیٹ (ریاضی ۔ فزکس ۔ کیمسٹری)

درخواستیں ۲۵ اگست ۶۲ء تک یا نتائج ایف ایس سی ، بی ایس سی و بی اے نکلنے کے بعد دس روز کے اندر بنام ڈین فیکلٹی آف انجنیرنگ

پراسپکٹس بمعہ فارم داخلہ سوا روپیہ نقد دے کر یا ایک روپیہ ۷۹ پیسے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک ٹریژرر (خزانچی) سے طلب کریں ۔ رجسٹریشن فیس ساڑھے بارہ روپے بصورت پوسٹل آرڈر بنام خزانچی پاکستان یونیورسٹی آف انجنیرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور ہمراہ درخواست ارسال ہو ۔ (پ ۔ ٹ ۱۳/۸/۶۲)

امتحان سی ایس ایس

سینٹرل سپیریر سروسز امتحان کے لئے درخواست کی آخری تاریخ بعد توسیع ۲۴/۸/۶۲ مقرر ہوئی ہے ۔ (پ ۔ ٹ ۱۲/۸)

پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ سکالرشپس

اکتوبر ۶۲ سے دو سال کے لئے ۔ تعلیم کامن ویلتھ ممالک میں ۔ جملہ مضامین کے لئے

شرائط برائے حصول فارم درخواست ۔ ۱ ۔ ۱/۱۰/۶۲ کو عمر ۳۵ سے کم ۲۲ تا ۲۸ عمر والوں کو ترجیح

۲ ۔ سیکنڈ کلاس بی ۔ اے / بی ایس سی ۔ ایم اے / ایم ایس سی

۳ ۔ ایتھلیٹک و سوشل امتیاز

۵ ۔ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑے سائز کا واپسی لفافہ بنام سیکشن آفیسر منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ انفارمیشن (ایجوکیشن ڈویژن) گورنمنٹ آف پاکستان کراچی ۔

درخواست کے ہمراہ ۲ روپے کا چالان خزانہ اور تصدیق گزیٹڈ افسر دربارہ حاصل کردہ ڈویژن ہوں

آخری تاریخ برائے درخواست ۵/۹/۶۲ ۔ (پ ۔ ٹ ۱۳/۸/۶۲)

امتحان مقابلہ برائے انتخاب کلاس ون افسران سٹیٹ بنک آف پاکستان

تنخواہ ۳۵۰ ۔ ۵۰ ۔ ۹۰۰ ۔ ۵۰ ۔ ۱۰۰۰ ۔ گرانی الاؤنس و مکان الاؤنس حسب قواعد

شرائط :۔ فرسٹ کلاس بی اے (پاس یا آنرز) یا سیکنڈ کلاس ایم اے عمر ۱/۵/۶۲ کو ۲۰ تا ۲۵

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۵/۹/۶۲ تک بنام چیف آفیسر (اسٹیبلشمنٹ) سٹیٹ بنک آف پاکستان سنٹرل ڈائرکٹریٹ پی او بکس ۴۴۵۶ کراچی ۔

فارم درخواست و پراسپکٹس کسی شاخ سٹیٹ بنک سے پانچ روپے میں حاصل کریں ۔

(پ ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۲)

فاستبقوا الخیرات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں مشغول رہتے ہیں بلکہ نیکیوں کے حصول میں ان میں باہمی مسابقت کی روح پائی جاتی ہے اور ان کا ہر قدم پہلے کی نسبت آگے پڑتا ہے اس ارشاد خداوندی کی روشنی میں اگرچہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں اس کا قدم پیچھے تو نہیں پڑ رہا لیکن انصار اللہ کا تو بحیثیت جماعت اولین فرض ہے کہ وہ اس ہدایت کو ہر وقت پیش نظر رکھیں بلکہ اس کو اپنا ماٹو بنا لیں ۔

سہ ماہی دوم کے امتحان کے پرچے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ اتنے انصار نے اس میں حصہ نہیں لیا جتنے کہ پہلی سہ ماہی کے امتحان میں شریک ہوئے تھے مجھے قوی امید ہے کہ تمام مجالس انصار اللہ اس صورت حال کو بدلنے کی پوری سعی فرمائیں گی اور کوشش کریں گی کہ تیسری سہ ماہی کے امتحان میں جس کیلئے "لیکچر لاہور" بطور نصاب مقرر ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر تلافی مافات ہو جائے اسی طرح ہر مجلس کوشش کرے گی کہ ان کی جماعت کے اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوں یہ امتحان انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد کیا جاتا ہے اور اول و دوم آنے والے اطفال کو ایک سال اور نصف سال کی سکول فیس بطور انعام پیش کی جاتی ہے اس امتحان کا نصاب الفضل مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۲ء میں شائع کیا جا چکا ہے اور اس میں چودہ سال کی عمر تک کے اطفال شریک ہو سکتے ہیں

اس کے علاوہ زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ ان کی مجلس میں ایسے انصار تو نہیں جو نماز کا ترجمہ نہ جانتے ہوں یا ناخواندہ ہوں اگر ایسے افراد ہوں تو انھیں نماز کا ترجمہ سکھانے اور قرآن کریم پڑھانے کا جلد انتظام فرما دیں اور اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ عمارت فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے اپیل

احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ میں عرصہ چار سال سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام فضل عمر جونیئر ماڈل سکول جاری ہے جو اس وقت تک کرایہ کی عمارت میں ہے سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہا ہے ضرورت ہے کہ اس کی عمارت فوراً تعمیر کی جائے عمارت کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے لیکن ابھی تک ہم اتنا چندہ جمع نہیں کر سکے کہ عمارت کا کام شروع کر سکیں ۔ بجٹ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ دس ماہ میں صرف دو ہزار روپیہ کی رقم اس مد میں چندہ آیا ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ سرگرمی سے کام کریں اور جلد از جلد جونیئر سکول کی عمارت کے لئے چندہ جمع کریں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مستورات میں قربانی کا مادہ موجود ہے ہماری جماعت کی مستورات اس سے قبل لندن اور ہیگ میں اپنے چندہ سے مساجد تعمیر کر چکی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اب جب کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے ایک سکول کی عمارت نہ تعمیر کر سکیں ۔

اس سکول میں جماعت پنجم تک لڑکے بھی پڑھتے ہیں اس لئے میں احباب جماعت سے بھی ... کرتی ہوں کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں ۔

ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم دینے والے بھائی یا بہن کا نام عمارت پر کندہ کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔)

تصحیح

رشیدہ بیگم موصیہ ۱۶۷۴۴ کی وصیت الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۶۲ء میں شائع ہوئی ہے اس میں مندرجہ ذیل فقرات شامل نہیں ہوئے :۔

"اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر کے اس کی رسید صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر لوں گی تو وہ رقم حصہ رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔"

احباب تصحیح فرما لیں ۔ (خاکسار سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

احباب کرام اخبار الفضل میں یہ اعلان پڑھ چکے ہیں کہ برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ بیمار ہیں ان کی طرف سے تازہ یہ اطلاع ملی ہے کہ عزیزم یحییٰ حسن سلمہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ گرم پانی میں جل گیا ہے جس کی وجہ سے انھیں بڑی تشویش ہے بزرگان سلسلہ اور دورویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان دونوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے (خاکسار ملک محمد اسحاق کلرک نظارت علیا ۔ ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں ۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۳۵: میں ولی محمد ولد کے سی۔ عبداللہ صاحب قوم مویلہ پیشہ استاد عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۲۸ مئی ۱۹۵۷ء ساکن ٹل چہری۔ ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ رمئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۱۵۳/۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

فقط المرقوم تاریخ ۱۳ رمئی ۱۹۶۲ء۔
العبد:- ولی محمد ۱۹۶۲-۵-۳
گواہ شد:- ٹی۔ عثمان۔
گواہ شد:- ایم۔ کنہامو احمدیہ انفرمیشن سروس تیلچری

نمبر ۱۳۳۳۳: میں مسماۃ منصورہ بیگم زوجہ ملک محمد بشیر درویش قوم منڈاشی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت مارچ ۵۹ء ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

موجودہ وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل تفصیل سے ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے ہار گلے کا طلائی وزنی ۸ ماشہ ۱ تولہ قیمتی ۲۰۰ روپے کانٹے طلائی ۱۰ ماشے۔ قیمتی ۱۰۰ روپے انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ ۳۰ روپے۔
میزان ۸۳۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر کسی وقت میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری ہر قسم کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ مبلغ ۵ روپے مجھے اپنے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد کے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

کرتی ہوں۔

نوٹ:- اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے

الامتہ:- مسماۃ منصورہ بیگم ۸/۶/۶۲
گواہ شد:- ملک محمد بشیر کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ خاوند موصیہ ۸/۶/۶۲

نمبر ۱۳۳۳۶: میں سیدہ امۃ اللہ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب درویش مومن قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ صرف ایک کانٹا جوڑی قیمت ۴۲ روپے صرف ۲۔ حق مہر مبلغ سات سو روپے کل مبلغ سات سو بیالیس روپے صرف
میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے اور نہ کوئی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ البتہ مندرجہ بالا جائیداد منقولہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کراتی رہوں گی۔ میری وفات پر جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری ملکیت ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنے حصہ جائیداد کے طور پر اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جمع کرا دوں گی۔ تو بعد وفات بوقت حساب یہ رقم مجرا کی جائیگی

الامتہ:- سیدہ امۃ اللہ فہمیدہ بیگم زوجہ مولوی عبدالحمید صاحب مومن درویش قادیان ۵/۷/۶۲
گواہ شد:- عبدالحمید مومن درویش خاوند موصیہ ۵/۷/۶۲
گواہ شد:- قریشی عطاء الرحمن سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔

نمبر ۱۳۳۳۸: میں مریم بیگم زوجہ شیخ احمد دین صاحب قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگرپا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ رمئی ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۱۔ کرکا سوتا ایک عدد ۳ تولہ قیمت ۶۵/- روپے (۲) ہنسلی ۸ تولہ قیمت ۱۹/- روپے ۳۔ سر کا پھول ۲ تولہ قیمت ۱۲/- روپے ۴۔ پازیب ایک جوڑا ۵ تولہ قیمت ۲۰/- روپے ۵۔ چھلا ۲ عدد قیمت ۸/- روپے
میزان ۱۵۹/۱۲ روپے۔ زیورات سونے کے ۱۔ ناک کا نک ایک چینا قیمت ۷/- روپے ۲۔ بیسر ناک کا ۱ چینا قیمت ۳۰/- روپے ۳۔ بلاق ۷ چینا قیمت ۲/- روپے ۴۔ چکی نتھ ۱ چینا قیمت ۲۴/- روپے ۵۔ پھول کان کے چھ چینا قیمت ۴۲/- روپے ۶۔ پھول ناک کے ۲ چینا قیمت ۱۴/- روپے ۷۔ چوکڑی ۱ چینا قیمت ۷/- روپے
میزان ۲۳۱/- روپے اسکے علاوہ دو کھانے کے پلیٹ قیمت اندازاً ۲۵/- روپے مہر جو میرے شوہر کے ذمہ ہے ۵۵/- روپے
راقم الحروف خاکسار سید صمصام الدین احمد آف سونگھڑہ کٹک اڑلیسہ

العبد:- مریم بیگم موصی اہلیہ شیخ احمد دین احمدی محلہ کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگرپا ضلع کٹک۔ گواہ شد:- سید صمصام الدین احمد آف سونگھڑہ حال ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگرپا۔ گواہ شد:- بجروت از بنت شیخ احمد دین مدہر موصی ولد کرڈاپلی تنگرپا ۵/۱۱/۶۲

نمبر ۱۳۳۰۰: میں عبدالمنان ولد عبدالرسول صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چنتہ کنٹہ خورد۔ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ خورد، ضلع محبوب نگر دکن صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے مجھ کو بذریعہ تجارت اس وقت ماہانہ مبلغ ۶۰ روپے آمدنی ہو رہی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اسکے بعد میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمدن میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد متروکہ ثابت ہو اس جائیداد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
فقط المرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۶۱ء
العبد:- محمد عبدالمنان احمدی چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر۔
گواہ شد:- حسن محمد سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔
گواہ شد:- محمد عبدالغنی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ۲۲ جولائی ۶۱ء

نمبر ۱۳۳۱۴: میں گلزار احمد احمدی ولد مصری خاں قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی سکنہ ٹائیں منکوٹ۔ ڈاکخانہ منکوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ دفتر وقف جدید سے ماہوار مبلغ ۴۰ روپے ملتے ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:- گلزار احمد احمدی معلم وقف جدید ولد مصری خاں۔ سکنہ ٹائیں منکوٹ۔ ڈاکخانہ منکوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں ۱۰/۱۲/۶۱
گواہ شد:- قریشی محمد شفیع عابد بقلم خود موصی ۹۲۹۳ محرر وقف جدید صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۰/۱۲/۶۱
گواہ شد:- محمد حسین معلم وقف جدید ٹائیں منکوٹ۔ ۱۰/۱۲/۶۱

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

سابق وزیر اعظم حسین شہید سہروردی رہا کر دیئے گئے

خان قیوم اور غفار خان کی مستقبل قریب میں رہائی کا کوئی امکان نہیں

راولپنڈی ۲۰ راگست۔ سابق وزیر اعظم اور عوامی لیگ کے رہنما مسٹر حسین شہید سہروردی کو کل کراچی سنٹرل جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان نے کل ان کی رہائی کا حکم صادر کیا تھا۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت کو اب یہ اطمینان ہو گیا ہے کہ مسٹر سہروردی اب کسی تخریبی سرگرمی میں حصہ نہیں لیں گے۔

مسٹر حسین شہید سہروردی کی رہائی کے سلسلہ میں وزارت داخلہ نے جو اعلان جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کو اب [redacted] اطمینان ہو گیا ہے کہ مسٹر سہروردی انتشار پسند سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے۔ اس لئے انہیں فوراً رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ آج ان کی رہائی کا حکم جاری کر دیا گیا۔

سابق وزیر اعظم مسٹر سہروردی کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء کو ایک سال کے لئے مغربی پاکستان کی کسی جیل میں نظر بند رکھنے کے لئے کراچی سے گرفتار کیا تھا۔ انہیں اے کلاس دی گئی تھی اور اپنے کمرے میں ذاتی ائر کنڈیشنر لگانے کی اجازت بھی دی گئی تھی۔ مسٹر سہروردی کو جیل میں مشرقی پاکستان کا ایک طوطا اور دو مینا رکھنے کی اجازت بھی دی گئی تھی۔ اس وقت جو سرکاری اعلان جاری کیا گیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ حکومت ملک کے وسیع مفاد کی خاطر مسٹر سہروردی کو گرفتار اور نظر بند کرنے پر مجبور ہو گئی ہے کیونکہ وہ قیام پاکستان کے بعد ہی سے ذاتی اغراض کے لئے ایسی سرگرمیوں میں مصروف تھے جو قومی و ملکی مفاد کے منافی ہیں۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج یہاں اپنی رہائی کے بعد اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں بتایا کہ میری رہائی غیر مشروط ہے۔ آپ نے بتایا کہ کچھ دنوں کے بعد میں مشرقی پاکستان کا دورہ کروں گا۔ سیاسی پارٹیوں کے احیاء کے بارے میں آپ نے کہا کہ میں اس سلسلہ میں عنقریب ایک پریس کانفرنس کروں گا۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سابق سیاستدانوں کو بدنام کرنے کی کوشش ختم کر دی جائے۔

وزیر داخلہ مسٹر حبیب اللہ نے مولانا بھاشانی کے بارے میں ایک سوال پر بتایا کہ مولانا نظر بند نہیں بلکہ انہیں ان کی اپنی خواہش کے مطابق ایک بنگلے میں رکھا گیا ہے۔ صرف ان کی نقل و حرکت پر پابندی ہے۔

معلوم ہوا ہے حکومت مولانا بھاشانی پر سے فی الحال پابندیاں اٹھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اسی طرح خان عبد القیوم خان اور خان عبد الغفار خان کی مستقبل قریب میں رہائی کا کوئی امکان نہیں۔

وزرائے اعظم کی کانفرنس انتہائی نازک اور قطعی طور پر فیصلہ کن ثابت ہو گی

عین ممکن ہے کہ اس کے بعد دولت مشترکہ کا نظام پاش پاش ہو جائے

سنگاپور ۲۰ راگست سیاسی مبصرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ ماہ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس انتہائی نازک اور قطعی طور پر فیصلہ کن ثابت ہو گی اور عین ممکن ہے کہ اسکے بعد دولت مشترکہ کا نظام پاش پاش ہو جائے۔ اس کانفرنس میں اقوام کی اس برادری کے مستقبل اور ہیئت کا حتمی فیصلہ ہو جائے گا۔

ان مبصرین کا خیال ہے کہ بنیادی طور پر وزرائے اعظم کے مذاکرات کا محور یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کا داخلہ ہو گا اور وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن کو پنڈت نہرو۔ رابرٹ مینزیز ہومی اوک اور ڈیفن بیکر کی طرف سے شدید ترین نکتہ چینی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کے داخلے سے صرف ملایا کو فائدہ پہنچے گا۔ جبکہ دولت مشترکہ کے باقی تمام ممالک کے لئے اس سے سخت قسم کی اقتصادی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ کینیڈا اور بھارت اپنی مصنوعات اور پیداوار کے لئے متبادل منڈیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس قسم کی ہر متبادل منڈی دولت مشترکہ کی تجارت کا بھی متبادل ثابت ہو گی۔ یعنی اگر متبادل منڈیاں ہی ڈھونڈھنی ہیں تو پھر دولت مشترکہ کی رکنیت جاری رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ جہاں نئی منڈیاں تلاش کرنی ہیں وہاں نئے تعلقات بھی پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

برطانوی انتظامیہ کی زیر نگرانی شائع ہونے والے سنگاپور سنڈے ٹائمز نے دولت مشترکہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب کوئی رکن دولت مشترکہ کے اقتصادی ڈھانچے سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہو گا تو ظاہر ہے کہ خود دولت مشترکہ اس سے کمزور ہو گی۔ دولت مشترکہ کے ممالک کو متحد رکھنے کی دوسری وجوہ میں ایک اہم وجہ اس کا ح

ح اقتصادی ڈھانچہ کمزور ہو جائے گا۔ ان حالات کے پیش نظر قوی امکان ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم برطانیہ کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کریں گے اور ان کی بحث عین ممکن ہے کہ دولت مشترکہ کے خاتمہ پر منتج ہو۔ دولت مشترکہ کے تمام ممالک نے یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کے داخلہ کی شدید مذمت کی ہے۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۰ راگست (۹ بجے صبح) مورخہ ۱۸ راگست بروز ہفتہ کی رات سے یہاں بالعموم مطلع ابر آلود ہے۔ اس رات آخری نصف حصہ شب میں ہلکی بارش بھی ہوئی۔ ۱۹ راگست کو دھوپ چھاؤں کی کیفیت رہی۔ آج صبح مطلع پھر ابر آلود ہے اور ہلکا سا چھینٹا بھی پڑا ہے جس کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا ہے۔

ایڈیٹوریل — بقیہ صہ ۲

وعدہ کیا ہے اس کی عملی صورت وہی ہے جو حدیث مجددین میں بتائی گئی ہے تا کہ قرآن کریم کی جاودانی صداقتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی پا کر ہر زمانے کے ماحول میں اس کے مبعوث کردہ بندگان حق پیش کریں ایسے لوگوں کو جو تفہیمات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں ان کو محض سلوک اور تصوف کی باتیں کہہ کر نظر انداز کرنا اسلام کی جاودانی عملی قوتوں سے انکار ہے کیونکہ جس نے یہ ذکر نازل کیا ہے وہی اس کا محافظ بھی ہے۔ ہر خود ساختہ مصلح جس کو اللہ تعالیٰ سے راہنمائی نہیں ملتی بعض پہلوؤں میں دنیوی حد تک کچھ کام بیشک کر سکتا ہے۔ ایسا کام تو ایک غیر مسلم بھی شاید کر سکتا ہے مثلاً قرآن و احادیث تو ایک ہندو بھی سطحی طور پر رٹ سکتا ہے مگر اسکی جاودانی تعلیمات کو جب تک کسی کو حق الیقین تک ایمان حاصل نہ ہو نہ سمجھ سکتا ہے نہ خود ان پر عمل کر سکتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ ہرگز دوسروں کی رہنمائی اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق نہیں کر سکتا۔ اور حق الیقین صرف ان لوگوں کو ہی پیدا ہو سکتا ہے جن کی رہنمائی خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور یا ان لوگوں کو جو ایسے بندگان حق کو مان کر ان کی کامل پیروی کرتے ہیں۔

اس طرح مسلمانوں میں کامل اتحاد کی یہی صورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے وعدہ کو تسلیم کر کے امام زمانہ کی شناخت کریں اور خود ساختہ مصلحین کی باتوں میں نہ آئیں۔ اس کمال اتحاد کو حاصل کرنے کے لئے موجودہ حالات میں جبکہ مختلف اور متضاد الاصول فرقے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے ہیں اولیں قدم یہ ہے کہ مختلف فرقوں کے لوگ اختلاف عقائد کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کریں اور جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ بالکل غیر جانبدار ہونی چاہیئے۔ اور لا اکراہ فی الدین پر سختی سے عامل ہو۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کا دین اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ سلسلہ حفاظت کے مطابق نشو و نما پائے۔ مسلمانان عالم میں حقیقی اتحاد پیدا ہو کانہم بنیان مرصوص۔ ایسی حکومت کو ہم موجودہ سیاسی زبان میں اسلام کے اندر سیکولر حکومت کہہ سکتے ہیں۔ یہ کامل اسلامی حکومت قائم کرنے کا پہلا قدم ہو گا۔

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۱ راگست ۱۹۶۲ء بوقت ½۷ بجے شب مسجد دار الذکر نزد میو گارڈنز میو روڈ لاہور میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ایک اہم تقریر فرمائیں گے آپ کی تقریر کا موضوع ہے۔

"قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں"

مقامی احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴